جناب عبدالرحیم ندوی

صلہ ابن اشیم ایک جلیل القدر تابعی

جب عشق سکھاتا ہے آداب خدا گاہی

صلہ بن اشیم العدروی ایک جلیل القدر تابعی ہیں' امام اصبہانی کہتے ہیں:

صحابہ کرام کے اخلاق و کردار سے صلہ نے جتنا کسب فیض کیا تھا' اور ان کی سیرت کو اپنایا تھا شاید ہی کسی تابعی نے اپنایا ہو' صلہ بن اشیم دن کے شہسوار اور شب زندہ دار تھے' جب دبیز و سیاہ چادریں تن دیتی' اور پہلو بستروں سے جا لگتے تو صلہ بن اشیم اٹھتے' اچھی طرح وضو کرتے اور محراب میں آ کر کھڑے ہو جاتے' نماز کی نیت باندھتے' عشق الٰہی میں غرق اور آہ سحر گاہی میں مست ہوتے تو ان کے اندرون میں ایک الٰہی نور روشن ہو جاتا جس سے کائنات کا گوشہ گوشہ ان کی نگاہ میں جگمگا اٹھتا' ان کو انفس و آفاق میں اللہ کی نشانیاں نظر آنے لگتیں' تہجد کے وقت تلاوت قرآن کے شیدائی تھے' جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی تو قرآں کے پاروں کو لے کر بیٹھ جاتے' اور درد انگیز و رقت آمیز لہجہ میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے۔

صلہ کے شب و روز کے یہ معمولات تھے جن پر سختی سے وہ پابند تھے کبھی ان پر سستی طاری نہیں ہوتی تھی' سفر ہو یا حضر' فارغ ہوں یا مشغول اس میں کوئی فرق نہ آتا تھا۔

جعفر بن زید بیان کرتے ہیں: ''ہم مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ تھے' شہر کابل ہمارا ہدف تھا' اس لشکر میں صلہ بن اشیم بھی شریک تھے' جب رات نے اپنی چادر تن دی' اور رفقاء سفر نے اپنے کجاوے کھول دیئے' کچھ کھا پی کر فریضہ عشاء ادا کی اور اپنے اپنے بستروں پر جا لیٹے تا کہ ذرا دیر آرام کر لیں' صلہ بھی اپنے بستر پر سب کی طرح لیٹ گئے میں نے سوچا ان کی وہ نماز اور عبادت گزاری کہاں ہے؟ جس کا لوگوں میں بڑا شہرہ ہے کہ اتنی عبادت کرتے ہیں کہ پاؤں میں ورم آ جاتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: بخدا میں اس رات چپکے سے دیکھنے لگا کہ دیکھوں کیا ہوتا ہے' لشکر والوں کی آنکھیں جیسے ہی بند ہوئی' میں دیکھتا کیا ہوں کہ صلہ بستر سے اٹھتے ہیں' اور رات کی تاریکی میں چھپتے ہوئے لشکر سے دور ایک طرف کو

جاتے ہیں اور ایک جھاڑی میں داخل ہوتے ہیں' جہاں گنجان درخت اور وحشت ناک گھاس پھوس ہیں' ایسا لگتا ہے کہ طویل عرصہ سے کسی کے قدم تک اس جگہ نہیں پڑے ہیں۔

میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ جب وہ دور پہونچ گئے تو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہوگئے' نماز کی نیت باندھ لی اور نماز میں غرق ہوگئے' میں نے دور سے ان کو دیکھا' چہرہ دمک رہا ہے' دل پر سکینت اور اعضاء پر سکوت طاری ہے' ایسا لگتا ہے کہ ان کو اس وحشت ناک تنہائی میں انسیت' بعد میں قرب اور تاریکی میں روشنی کا احساس ہو رہا ہے وہ اسی طرح نماز میں مصروف تھے کہ مشرق جانب سے ایک شیر نکل آیا جب مجھ کو پتہ چلا کہ یہ شیر آ رہا ہے تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں ایسا لگا کہ خوف کے مارے دل سینہ سے باہر آ جائے گا اس سے بچنے کے لئے میں ایک درخت پر چڑھ گیا' شیر صلہ بن اشیم سے قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ چند قدم کے فاصلہ پر پہونچ گیا اور وہ اسی طرح نماز میں مصروف رہے ان پر کچھ اثر نہ ہوا جب وہ سجدے میں گئے تو میرا دل دھک سے ہوگیا کہ اب تو صلہ کی جان گئی' لیکن میں نے عجیب وغریب منظر دیکھا' دیکھا کہ شیر کھڑا ہے اور وہ سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں شیر ان کو دیکھ رہا ہے کہ جیسے شیر کھڑا ان کی ذات میں کچھ تلاش کر رہا ہو' پھر انہوں نے سلام پھیر کر شیر کی طرف دیکھا اور ان کے ہونٹ ہلے' مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا کہا' ہاں یہ منظر ضرور دیکھا کہ شیر سر جھکائے اسی جانب کو لوٹ گیا جس طرف سے آیا تھا' جب فجر کا وقت ہوا تو نماز فرض ادا کی' اور ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے' اور اللہ کی ایسی حمد کی کہ کم از کم میں نے ویسی حمد وثناء اس سے قبل نہ سنی تھی۔ پھر دعا کی یہی مجھ جیسا خطا کار بندہ کس منہ سے جنت کا سوال کر سکتا ہے' بس صرف اتنا سوال ہے کہ تو جہنم کی آگ سے بچالے اور اسی کو دہراتے رہے' یہاں تک کہ رو پڑے اور میں بھی ضبط نہ کر سکا اور رونے لگا' پھر چپکے سے لشکر میں لوٹ آئے کہ کوئی بھانپ نہ سکا اور ایسے نشیط و چست نظر آئے کہ گویا رات بستر پر سو کر گزاری ہے اور میں ان کے پیچھے لوٹا تو مجھ پر رات کی بیداری اور خوف کا ایسا اثر تھا کہ میں بتا نہیں سکتا۔

وہ جس طرح شب بیداری اور عبادت گزاری میں طاق تھے اسی طرح پند وموعظت کا انداز بھی انوکھا تھا' کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے' اور ایسی حکمت وموعظت حسنہ کے ساتھ اللہ کی دعوت دیتے کہ سخت سے سخت دل نرم اور متنفر سے متنفر طبیعت ان کی طرف کھنچ آتی تھی' ان کے حالات میں ہے کہ وہ عبادت اور خلوت کی غرض سے جنگل کی طرف جاتے تو راستہ میں نوجوانوں کی ایک ٹولی کے پاس سے گزر رہتا جو جوانی کی امنگ اور ترنگ میں مست' کھیل تماشہ' ہنسی ٹھٹھا اور اکڑفوں میں مگن رہتی تھی۔

آپ ان کو انتہائی محبت سے سلام کرتے' نرمی سے مخاطب کرتے اور فرماتے:

"آپ لوگ تو ایسی قوم کے بارے میں کیا کہیں گے جس نے کسی عظیم مقصد کے لئے سفر کا عزم کر رکھا ہو لیکن دن بھر راستہ سے الگ ہٹ کر کھیل کود میں لگی رہتی ہو اور رات کو میٹھی نیند سوتی ہو تو بتایئے وہ اپنا سفر کیوں کر پورا کر سکتی ہے اور اپنی منزل کو کب پہونچ سکتی ہے؟ یہ ان کا معمول تھا' ایک مرتبہ ان کی ملاقات ہوئی' اسی طرح مخاطب کیا' اور اسی بات کو دہرایا' بس ایک نوجوان کا سویا ہوا شعور جاگ اٹھا اور اس نے کہا یہ تو ہمیں کو کہہ رہے ہیں' اس لئے کہ ہم پورے دن لہو ولعب میں رہتے ہیں اور رات کو جا کر سو جاتے ہیں' پھر وہ نوجوان اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گیا اور اسی روز سے صلہ بن اشیم کے ساتھ ہولیا' پھر مرتے دم تک ان کے دامن سے وابستہ رہا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صلہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ کسی کام سے جا رہے تھے راستہ میں ایک خوب رو جوان جس کی جوانی قابل دید و لائق رشک تھی' گزرا اس کا ازار اتنا لمبا تھا کہ زمین پر گھسٹ رہا تھا اور غرور و تکبر کا پتہ دے رہا تھا' ان کے ساتھیوں نے سوچا کہ اس کو پکڑیں اور تنبیہ کریں' لیکن صلہ نے کہا ٹھہرو' مجھ کو بات کرنے دو۔

صلہ اس نوجوان کے قریب آئے اور ایک شفیق باپ کی محبت و نرمی اور ایک مخلص دوست کے لب و لہجہ میں کہا بیٹے! مجھ کو تم سے ایک کام ہے' جوان کھڑا ہو گیا پوچھا' چچا جان کیا کام ہے؟ کہا: کام یہ ہے کہ تم اپنا ازار ذرا اوپر کر لو' اس سے تمہارے کپڑے گندے ہونے سے بچ جائیں گے اور اس میں خدا کا خوف اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل بھی ہے۔

نوجوان شرماتے ہوئے بولا' جی ہاں! اور خوشی خوشی اپنے ازار کو اوپر کر لیا' صلہ نے اپنے احباب سے کہا لوگو! تم نے جو ارادہ کیا تھا یہ اس سے کہیں زیادہ بہتر رہا' اگر تم اس کو مارتے تو وہ بھی تم کو مارتا اور جھگڑتا اور رہا ازار تو وہ نیچے ہی رہتا۔

ایک مرتبہ بصرہ کا ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا' اے ابو الصہباء (میخوار) مجھے بھی وہ سکھایئے جو علم آپ کو اللہ نے سکھایا ہے۔

صلہ بن اشیم مسکرائے' چہرہ پر خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی' اور کہا بیٹے! تم نے ماضی کی یاد تازہ کر دی' میں اس کو بھولا نہیں ہوں' اس وقت میں تمہاری طرح جوان تھا' صحابہ کرام میں سے جو باقی تھے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اللہ نے جس دولت علم سے آپ کو نوازا ہے مجھے بھی سکھا دیجئے' تو ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تھا' دیکھو بیٹے! قرآن کو اپنا حامی اور لذت قلب کا ذریعہ بنا لو' اس سے نصیحت حاصل کرو اور مسلمانوں کو نصیحت کرو' اللہ سے بکثرت دعا کرو' نوجوان نے کہا کہ میرے لے دعا فرمایئے اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

تو انہوں نے دعا کی کہ اللہ تم کو اس چیز کی رغبت نصیب کرے جو باقی رہنے والی ہے اور اس سے بے رغبت کردے جو فنا ہونے والی ہے اور تم کو ایسا یقین نصیب کرے جس سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور دین میں اسی پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔

صلہ بن اشیم ایسے زاہد خشک اور عابد محض نہ تھے جو راتوں کو آباد رکھتا ہے اور بس' یہ جس طرح شب زندہ دار تھے اسی طرح ایک بہادر شہسوار بھی تھے' تاریخ جہاد و عزیمت بہت کم ایسے جیالوں سے واقف ہوگی جوان سے زیادہ دلیر اور تلوار کا دھنی گزرا ہو' ان کی بہادری اور شجاعت کا اثر تھا کہ لشکر کے قائدین ان کو اپنی فوج میں شریک کرنے کے لئے آپس میں منافست کرتے تھے' ہر قائد چاہتا تھا کہ صلہ کو اپنے لشکر میں شامل کرلے تاکہ ان کی دلیری و شجاعت سے بڑی سے بڑی کامیابی حاصل کرے۔

جعفر بن زید روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں نکلے' ہمارے ساتھ صلہ بن اشیم اور ہشام بن عامر تھے' جب مقابلہ ہوا تو صلہ اور ہشام باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور شمشیر و سناں کا ایسا کرتب دکھایا کہ ان کی صفوں کو تتر بتر کردیا' دشمن کے قائدین میں ایک نے دوسرے سے کہا' ان دو شخصوں نے ہمارا یہ حال کردیا ہے اگر سب مقابلہ پر آگئے تو کیا حالت بنے گی؟ اس لئے سپر ڈال دو اور اطاعت قبول کرلو۔

۶۷ھ میں صلہ مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے' بلاد ماوراالنہر کا قصد تھا' ان کا لڑکا بھی ان کے ساتھ تھا' جب مقابلہ ہوا اور لڑائی زوروں پر آئی تو بیٹے کو مخاطب کر کے کہا: بیٹے! آگے بڑھو' اعداء اسلام کا مقابلہ کرو' لڑکا دشمن کے مقابلہ کے لئے تیر کی طرح نکلا اور جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا' صلہ کی طرف سے اس پر کوئی ردعمل نہ ہوا بلکہ صرف اتنا کیا کہ وہ اسی کے پیچھے نکلے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے' جب موت کی خبر بصرہ پہونچی تو عورتیں ان کی اہلیہ کی تعزیت کرنے کے لئے آئیں' لیکن نیک اور صابر بیوی نے ان سے جو کہا وہ سننے کے قابل ہے' اس نے کہا اگر آپ لوگ مجھ کو مبارکباد دینے آئی ہیں تو آپ کو مرحبا اور اگر کسی اور غرض سے آئی ہیں تو لوٹ جایئے' اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے ان کو پورا پورا بدلہ عطا فرمائے۔ تاریخ انسانی کے آنکھوں نے ان سے زیادہ پاکباز و پاک طبیعت انسان بہت کم دیکھے ہیں۔ (بحوالہ صور من حیاۃ التابعین)

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بنام مدیر الحق بھیج سکتے ہیں

editor_alhaq@yahoo.com